مولانا شیخ محمد عادل ربانی

اخلاص کے ساتھ اللہ ﷻ کی عبادت کرو

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته. أعوذ بالله من الشيطان الرجيم. بسم الله الرحمن الرحيم. الصلاة والسلام على رسولنا محمد سيد الأولين والآخرين. مدد يا رسول الله، مدد يا ساداتي أصحاب رسول الله، مدد يا مشايخنا، دستور مولانا الشيخ عبد الله الفائز الداغستاني، شيخ محمد ناظم الحقاني، مدد. طريقتنا الصحبة والخير في الجمعية.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ:

"وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ"

(سورة البينہ: ۹۸:۰۵). ترجمہ: اور انہیں صرف اسی بات کا حکم دیا گیا تھا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، خالص طور پر اسی کے لیے دین کو خالص رکھتے ہوئے، یکسو ہو کر۔ صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیمُ. اللہ عزوجل نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اُس کی عبادت اخلاص کے ساتھ کریں۔ انہیں اللہ ﷻ کی دی ہوئی نعمتوں کا شکر ادا کرنا چاہیے — اخلاص کے ساتھ جو انسان یہ اخلاص سے ادا کرتا ہے، اُس کا مرتبہ بہت بلند ہوتا ہے، بالکل ایمان والوں کے درجے جیسا۔ بہت سے مسلمان ہیں، مگر سچا اخلاص صرف تھوڑے سے لوگوں میں ہی پایا جاتا ہے۔ کیونکہ جو لوگ اپنی مرضی کے مطابق اسلام گزارتے ہیں، وہ اخلاص سے بہت دور ہوتے ہیں۔ وہ اپنے نفس کی خواہشات پوری کرتے ہیں، حلال کو حرام اور حرام کو حلال بنا دیتے ہیں۔ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے بھی اپنی مرضی سے زندگی گزارتے ہیں۔ کچھ لوگ تو اتنا بھی نہیں کرتے نہ نماز پڑھتے ہیں، نہ کوئی عبادت کرتے ہیں۔ صرف نام کے مسلمان ہیں۔ زیادہ تر لوگ آج کل ایسے ہی بن چکے ہیں۔ اللہ ﷻ ہمیں اخلاص والوں میں شامل فرمائے۔ یہ سب سے بلند مرتبہ ہے۔ اخلاص کا درجہ بہت عظیم ہے۔ باہر سے الگ اور اندر سے الگ ہونا اخلاص نہیں ہے۔ یہ عام لوگوں کی حالت ہے۔ جب لوگوں میں اخلاص نہیں ہوتا تو جہاں ہوا چلتی ہے، اُدھر ہی اڑ جاتے ہیں۔ پھر دوسری طرف سے ہوا آتی ہے اور انہیں کسی دوسری طرف لے جاتی ہے۔ اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے وہ کہیں بھی جا سکتے ہیں، کچھ بھی مان سکتے ہیں۔

اس لیے حکم دیا گیا ہے کہ مخلص بنو، اللہ ﷻ کی پاک اور صاف عبادت کرو، اس کے ذریعے اللہ ﷻ کے حضور میں پہنچو اور جنت کے سب سے بلند درجوں کو حاصل کرو۔ یہی لوگوں کا مقصد ہونا چاہیے۔ کیونکہ یہ اللہ ﷻ کا حکم ہے، اس لیے ہمیں اس کی اطاعت کرنی چاہیے۔ اور یہ حکم اکیلے کرنا بہت مشکل ہے۔ ایسے لوگ بہت کم ہیں — دس لاکھ میں شاید ایک بھی نہ ہو جو خود سے یہ کر سکے۔ اس لیے زیادہ تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں۔ طریقت میں شامل ہونا اور اخلاص والوں کے راستے پر چلنا ہی آسانی ہے۔ لوگ طریقت کو برا سمجھتے ہیں۔ طریقت کیا ہے؟ یہ اسی حکم کے تحت ہے کہ اللہ ﷻ کی عبادت مخلصانہ طور پر کی جائے۔ یہی طریقت کا مطلب ہے۔ جو طریقت میں نہیں آتا، وہ ادھر اُدھر اپنی مرضی سے بکھر جاتا ہے۔

طریقت ہر طرف سے اچھی ہے۔ اس کا کوئی برا پہلو نہیں۔ لیکن جو شیطان کے ساتھ ہوتے ہیں، وہ اس کے خلاف بولتے ہیں۔ کچھ مذہبی لوگ بھی کہتے ہیں کہ ہمیں کسی اور کی ضرورت نہیں، ہم خود کافی ہیں۔ مگر

مولانا شيخ محمد عادل رباني

وہ بھی کسی کی پیروی کرتے ہیں اور جن کی پیروی کرتے ہیں، ان میں اخلاص کا ذرا سا حصہ بھی نہیں ہوتا۔ اس لیے ان سے دور رہنا چاہیے۔ کوئی بھی طریقت ہو، بہت سی طریقتین ہیں۔ مگر اخلاص کے لحاظ سے جو منافقت سے بچ کر اللہ ﷻ کی رضا کے لیے ہے، وہ نقشبندی طریقت ہے۔ یہ سب سے مضبوط ہے۔ اس لیے اس کی پیروی کرنا بہتر ہے۔ دوسری طریقتین بھی ٹھیک ہیں۔ کچھ لوگوں کی فطرت دوسری طریقت کی طرف زیادہ جھکتی ہے — وہ بھی ٹھیک ہے۔ مگر لوگوں کو ضرور کسی ایک طریقت کی پیروی کرنی چاہیے۔ جب طریقت سے دور ہوتے ہیں تو اخلاص سے بھی دور ہو جاتے ہیں۔ طریقت تمہیں حضرت محمد ﷺ کی طرف لے جاتی ہے۔ اس لیے یہ آپ ﷺ کی حفاظت میں ہے۔ اللہ ﷻ ہم سب کو اخلاص والوں اور پاک بندوں میں شامل فرمائے، اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔ ہمیں کسی کے ساتھ بھی برا پن نہ ہو۔

ومن اللہ التوفیق۔ الفاتحہ۔

مولانا شیخ محمد عادل الربانی
۲۵ مئی ۲۰۲۶ / ۰۸ ذوالحجہ ۱۴۴۷
لفکہ، قبرص